عرب ٹامل

از جناب ڈاکٹر حامد اللہ صاحب ندوی ایم جی، ایم ریسرچ سنٹر۔ بمبئی

(۱)

اسلام سے پہلے اور بعد عرب عام طور پر بحری راستوں کے ذریعہ جنوبی ہند کے جن ساحلوں پر اترتے تھے ان میں ساحل ملابار (Malabar Coast) کے بعد ساحل کارومنڈل (Coromandal Coast) کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ وہ یہاں بھی نہ صرف مالابار کی طرح اپنا تجارتی مال لے کر آتے تھے بلکہ سیلون، بنگال اور ایشیا کے جنوب مشرقی ممالک کی طرف جانے کے لئے بھی ان کو یہیں رکنا اور آگے بڑھنا پڑتا تھا۔ یہ علاقہ ان دنوں پانڈیا (Pandya) حکمرانوں کے ماتحت تھا، یہ حکمراں عربوں کے ساتھ بڑا اچھا سلوک کرتے تھے اور انھیں خاص قسم کی سیاسی مراعات بھی دے رکھی تھیں، عرب اس سرزمین میں نہ صرف آزادی کے ساتھ چل پھر سکتے تھے بلکہ انھیں اپنا مذہب پھیلانے کی بھی پوری اجازت تھی۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ یہاں عربوں کی آمد و رفت کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ اسلام کی بھی تبلیغ ہونے لگی اور دیکھتے ہی دیکھتے ساحل کارومنڈل سے لگے ہوئے سارے علاقوں میں مسلمانوں کی بستیاں قائم ہوگئیں، مسجدوں اور خانقاہوں کے مینارو گنبد دکھائی دینے لگے اور مقامی سیاست میں بھی ان کا اثر و رسوخ بڑھنے لگا۔

اُن دنوں پانڈیا حکمرانوں کا پایہ تخت مدورا (Madura) تھا، سنہ ۱۰- ۱۳۰۸ء

میں جب وہاں کے حکمران کُل سیکھرا (Kulasekhara) کا انتقال ہوگیا تو پھر اس کے دو بیٹوں سندرا پانڈیا (Sundara Pandya) اور ویراپانڈیا (Vira Pandya) میں تخت نشینی کے لئے جھگڑا ہونے لگا۔ سندرا پانڈیا کُل سیکھرا کی جائز اولاد تھی جبکہ ویراپانڈیا اس کی ایک داشتہ کا لڑکا تھا، ویراپانڈیا کو اپنے ایک پڑوسی حکمران راجہ بلال دیو کی حمایت حاصل تھی، لہٰذا سندراپانڈیا نے دہلی کے مسلم سلاطین سے مدد چاہی، ان دنوں علاء الدین خلجی برسراقتدار تھا، اس نے ملک کافور کو حکم دیا کہ وہ سندراپانڈیا کی مدد کے لئے مدورا کی طرف کوچ کرے، چنانچہ ملک کافور نے ۱۳۱۱ء میں پانڈیا حکمرانوں کی اس سرزمین پر پہلی بار دھاوا بولا، ویراپانڈیا اور اس کے ساتھیوں کو شکست دی، سندراپانڈیا کو تخت پر بٹھایا اور اس کی حفاظت کے لئے ایک چھوٹی سی مسلم فوج کو وہاں چھوڑ کر چلا آیا۔ لیکن سندراپانڈیا زیادہ دن برسراقتدار نہ رہ سکا۔ ملک کافور کے ہٹتے ہی وہاں پھر سے خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ اور سندرا پانڈیا کے ساتھ ساتھ وہاں کے مسلم فوجی بھی اس کی نذر ہوگئے۔[1]

اس وقت تک دلی میں سلطان محمد بن تغلق، علاء الدین خلجی کی جگہ لے چکا تھا، اس کو جب سندرا پانڈیا کی موت اور مسلم فوج کے خاتمہ کی خبر ملی تو اس نے خواجہ جہاں کو حکم دیا کہ مدورا پر از سرِ نو فوج کشی کی جائے۔ چنانچہ خواجہ جہاں نے مدورا کو دوبارہ فتح کیا اور چونکہ سندراپانڈیا کا کوئی وارث نہ تھا اس لئے جلال الدین احسن شاہ کو جو کہ محمد بن تغلق کے امرائے دربار میں سے تھا وہاں کا گورنر مقرر کیا گیا، اور اس علاقہ کی نگرانی کا کام اس کے سپرد ہوا۔

جلال الدین احسن صرف چھ سال تک مرکز کا وفادار رہا پھر وہ مرکز کی دوری سے فائدہ اٹھا کر وہاں کا خود مختار حاکم بن بیٹھا اور اپنے نام کا سکہ جاری کردیا۔ یہ گویا جنوبی ہند کی پہلی مسلم ریاست تھی جو اُن دنوں ریاست "معبر" کے نام سے مشہور تھی، اس کا نام معبر اس

1- N. Subramanian: History of Tamil Nad PP278-79

لئے پڑ گیا تھا کہ عرب اس کی ایک بندرگاہ کائل (Kail) سے ہوتے ہوئے ہی سیلون، بنگال، برما اور جنوب مشرقی ایشیا کے دوسرے ممالک کو جاتے تھے۔ اس مسلم ریاست کے حدود جنوب میں راس کماری (Cape Comerin) سے لے کر مشرق میں نیلور (Nellore) تک پھیلے ہوئے تھے، مدورا اس کا پایۂ تخت تھا اور کائل اس کی بندرگاہ تھی جو اس وقت جنوبی ہند کی سب سے بڑی بندرگاہ تھی۔

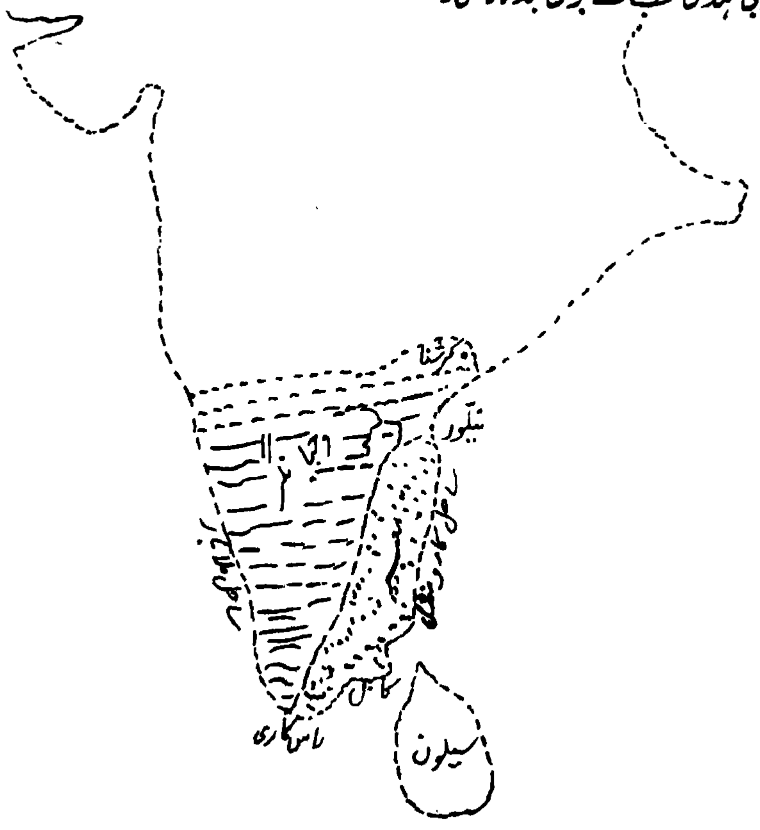

انتہائے جنوب کی یہ چھوٹی سی مسلم ریاست صرف ۴۸ سال تک قائم رہ سکی، اس کے جن حکمرانوں کے نام سفرنامۂ ابن بطوطہ اور سکوں کی مدد سے تاریخ جنوبی ہند میں دئے گئے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ جلال الدین احسن سنہ ۱۳۳۵ء سے سنہ ۱۳۴۱ء تک

۲۔ علاء الدین سنہ ۱۳۴۱ء

۳۔ قطب الدین سنہ ۱۳۴۲ء

۴۔ غیاث الدین دامغانی سنہ ۱۳۴۲ء سے سنہ ۱۳۴۴ء تک

۵۔ ناصر الدین سنہ ۱۳۴۴ء

(سنہ ۱۳۴۴ء سے سنہ ۱۳۵۵ء تک کے سکے دستیاب نہیں ہوئے ہیں)

۶۔ عادل شاہ سنہ ۱۳۵۶ء

۷۔ فخر الدین مبارک سنہ ۱۳۵۹ء سے سنہ ۱۳۶۸ء تک

۸۔ علاء الدین سکندر سنہ ۱۳۷۲ء سے سنہ ۱۳۷۷ء تک

اس درمیان میں جنوب کے مختلف ہندو حکمراں[۲] بھی جاگے، انھوں نے اپنی بکھری ہوئی قوتوں کو منظم کیا اور سلطنت وجیانگر کے نام سے ایک عظیم ہندو ریاست کی بنیاد رکھی جو آہستہ آہستہ بڑھتی اور پھیلتی رہی یہاں تک کہ دریائے کرشنا کے اس پار سارے جنوب پر اس کا جھنڈا لہرانے لگا، صرف مدورا کی یہ چھوٹی سی مسلم ریاست باقی رہ گئی تھی وہ اس طاقتور پڑوسی کے صبح و شام کے حملوں کی تاب نہ لا سکی، یہاں تک کہ سنہ ۱۳۷۷ء میں وجیانگر کے دوسرے راجہ بکا رایا (Bukka II) کے عہد حکومت میں اس کا بھی خاتمہ ہوگیا۔

(۲)

اوپر ریاست معبر کے جن حکمرانوں کے نام دئے گئے ہیں ان میں صرف قطب الدین ناکارہ تھا اور غیاث الدین دامغانی سخت گیر، ورنہ اور حکمران نہایت انصاف پسند اور رعایا پرور تھے، انھوں نے اپنی اس چھوٹی سی ریاست کو خوش حال بنانے اور ترقی دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی چنانچہ ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ "عجائب الاسفار"[۳] جلد دوم باب ۱۲ میں جہاں

۱۔ محمود بنگلوری: تاریخ جنوبی ہند ص ۳۴۸۔ ۲۔ مطبوعہ بک لینڈ بندر روڈ کراچی ص ۲۴۴۔۲۴۵

غیاث الدین دامغانی کے مظالم اور معبر کے بری و بحری حالات کا ذکر کیا ہے وہاں اس ریاست کی خوش حالیوں کی بھی ایک بڑی اچھی تصویر پیش کی ہے۔ اس ریاست کے پایۂ تخت مدورا کے متعلق لکھا ہے:

"یہ ایک بڑا شہر ہے، بازار اور کوچے نہایت وسیع ہیں، اول ہی اول اس کو میرے خسر سید جلال الدین احسن شاہ (ابن بطوطہ کی ایک بیوی جلال الدین کی لڑکی تھی) نے دار الخلافہ بنایا تھا اور دہلی کی نقل پر اس کی بنیاد ڈالی اور اچھی اچھی عمارتیں بنوائیں۔" (ص ۳۴۳)

اس ریاست کے ایک اور شہر پٹن کے بارے میں لکھا ہے:

"یہ بڑا شہر ہے اس کا بندرگاہ عجیب ہے، اس کے بندرگاہ میں ایک بڑا لکڑی کا برج بنا ہوا ہے جو موٹی موٹی لکڑیوں پر بنایا گیا ہے، اوپر سے مسقف ہے اور لکڑیوں کا زینہ ہے، جب دشمن کا خوف ہوتا ہے، جو جہاز بندرگاہ میں ہوتے ہیں وہ اس کے قریب لگائے جاتے ہیں، جہاز والے برج پر چڑھ جاتے ہیں اور دشمن سے بے خوف ہوجاتے ہیں، اس شہر میں ایک مسجد بھی پتھر کی بنی ہوئی ہے، اس میں انگور اور انار بہ کثرت ہیں۔" (ص ۳۴۲)

اس ریاست کے حکمرانوں کی علمی ادبی سرپرستیوں کا نقشہ کھینچتے ہوئے بتایا ہے:

"جب ناصر الدین کی بیعت کی گئی تو شاعروں نے اس کی تعریف میں قصیدے پڑھے، ان کو اس نے بڑے بڑے صلے دئے، سب سے پہلے قاضی صدر الزماں نے مبارکبادی کے اشعار پڑھے، ان کو پانچ سو دینار اور ایک خلعت دیا، پھر وزیر نے جس کو قاضی کہتے ہیں، اس کو دو ہزار دینار دیئے، اور مجھے تین سو دینار اور ایک خلعت دیا، فقرا اور مساکین کو

بہت سی خیرات تقسیم کی گئی اور جب خطیب نے اس کے نام کا خطبہ
پڑھا تو اس پر سے بہت سے دینار اور درہم سونے اور چاندی کے
طباقوں میں سے نثار کئے گئے (ص ۳۴۴)

ریاست کی ہندو رعایا کو بھی ایک باعزت مقام حاصل تھا، لکھا ہے:

"جب میں کیمپ کے قریب پہنچا تو اُس (غیاث الدین دامغانی) نے میرے
استقبال کے لئے ایک حاجب کو بھیجا وہ لکڑی کے برج میں بیٹھا ہوا تھا،
دستور ہے کہ بادشاہ کے روبرو کوئی بے موزے پہنے نہیں جا سکتا۔ میرے
پاس اس وقت موزے نہ تھے ایک ہندو نے موزے دیے حالانکہ
بہت سے مسلمان موجود تھے۔" (ص ۳۳۹)

ان بادشاہوں کو اپنی رعایا کے علاوہ اپنے پڑوسی ملکوں کے لوگوں کا بھی بہت خیال
رہتا تھا، چنانچہ لکھا ہے:

"میں نے جزائر مالدیپ کے سفر کا ارادہ کیا تو سلطان نے وہاں کی
ملکہ کے واسطے تحفے اور امیروں وزیروں کے واسطے خلعتیں بھی تیار
کیں اور مجھے ملکہ کی بہن کے ساتھ اپنا نکاح کرنے کے لئے اپنا وکیل
مقرر کیا اور حکم دیا کہ تین جہازوں میں جزیرے کے محتاجوں کے لئے
صدقہ روانہ کیا جائے۔" (ص ۳۳۹)

ریاست میں مندر بھی محفوظ تھے، چنانچہ مدورا کے ایک وبائی بخار اور اس سے بچنے
کا حال بیان کرتے ہوئے ایک جگہ لکھا ہے:

"بادشاہ شہر میں فقط تین دن ٹھیرا، پھر ایک نہر میں جو شہر سے تین میل کے
فاصلے پر تھی چلا گیا، وہاں ہندوؤں کا ایک مندر تھا، میں بھی جمعرات
کے دن وہاں پہنچ گیا۔" (ص ۳۴۳)

اِس سارے تاریخی پس منظر سے یہ بتانا مقصود ہے کہ ٹامل ناڈو کی سرزمین کے لئے مسلمانوں کا وجود کوئی نامعلوم چیز نہیں ہے وہ ٹھیک اس وقت سے انھیں جانتی ہے جب سے کہ اسلام دنیا میں آیا۔ عربوں نے اپنی تجارت کے ساتھ اسلام کا پیغام بھی وہاں پہنچایا، خود بھی وہاں آباد ہوئے دوسروں کو بھی اپنے اثر سے مسلمان بنایا۔ اور پھر جب شمالی ہند میں سلاطین دہلی نے اپنے اثرات وسیع کرنا شروع کئے تو اس کے نتیجہ میں یہاں بھی ایک چھوٹی سی مسلم ریاست قائم ہوگئی اور بغیر کسی سیاسی دباؤ کے یہاں مسلمانوں کی تعداد میں اور اضافہ ہونے لگا۔ آج وہاں ہندوؤں کے بعد دوسری بڑی قومیت مسلمانوں ہی کی ہے، جس میں ایک اچھی خاصی تعداد ٹامل بولنے والے مسلمانوں کی ہے، اِن میں اکثر مدورا، تنجاور اور قدیم ریاست معبر کے دوسرے علاقوں میں آباد ہیں۔

(۳)

جب کوئی تہذیب کسی نئی جگہ جڑ پکڑتی ہے تو اس کے لوازمات بھی آہستہ آہستہ وہاں عام ہونے لگتے ہیں، تہذیب کے ان لوازمات میں سے ایک زبان بھی ہے، گوکہ ٹامل ناڈو کی علاقائی زبان آج کی طرح اُس دور میں بھی ٹامل ہی تھی، لیکن پہلے پہل جو عرب یہاں آکر آباد ہوئے اور بعد میں شمال کے جن مسلمانوں نے یہاں ۴۸ سال تک حکومت کی وہ بھی اپنے ساتھ اپنی اپنی زبانیں لائے تھے، جن کو انھوں نے وہاں رائج بھی کیا۔ اِن کا اثر آج بھی وہاں کی اس دور کی مسجدوں، خانقاہوں مقبروں اور سکوں میں دیکھا جا سکتا ہے چنانچہ اس عہد کے جتنے بھی سونے، چاندی اور تانبے کے سکے" اب تک دستیاب ہوئے ہیں ان کی عبارتیں عربی فارسی میں ہیں اور کچھ اس طرح کی ہیں:

٥ سلالہ طٰہٰ ولیٰسین	الواثق
ابو الفقراء والمساکین	بتائید الرحمٰن
جلال الدنیا والدین	احسن شاہ

٥ السلطان	شاہ
الاعظم غیاث	دامغان
الدنیا و الدین	محمد
٥ علاء الدنیا	سکندر شاہ
والدین	السلطان [۴]

یہ اثرات محض مسجدوں، مقبروں، خانقاہوں اور سکوں تک محدود نہ رہے بلکہ عوام کی زبانوں تک بھی پہنچے، اور پڑوسی ملکوں کے حکمرانوں تک کو ان کی زبان سمجھنا پڑتا تھا۔ چنانچہ ابن بطوطہ نے اپنے سفرنامہ میں "راجہ سیلان" سے اپنی ملاقات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

"جب میں اس راجہ کے پاس گیا تو وہ میری تعظیم کے لئے کھڑا ہو گیا اور اپنے برابر مجھے بٹھا لیا اور مہربانی کی باتیں کیں اور یہ بھی کہا کہ تمھارے ہمراہی بلا خوف وخطر جہاز سے اتریں اور جب تک ٹھیریں گے میرے مہمان ہوں گے کیونکہ بادشاہ معبر کی اور میری دوستی ہے، میں اس کے پاس تین دن تک ٹھیرا، ہر روز پہلے روز سے زیادہ تعظیم اور تکریم ہوئی وہ فارسی زبان سمجھتا تھا۔" [۵]

آج ٹامل میں عربی فارسی کی جو مذہبی، سیاسی اور انتظامی اصطلاحات رائج ہو گئی ہیں ان کو انھیں اثرات کا نتیجہ سمجھنا چاہیئے۔ [۶]

۴۔ محمود بنگلوری: تاریخ جنوبی ہند ص ۳۵۰۔ ۵۔ عجائب الاسفار جلد دوم ص ـــ

۶۔ T.P. Munakshi Sumdaran: A History of Tamil Language P. 181-188

علاوہ ازیں اس وقت تک ہندوستانی زبانیں زیادہ تر بولیوں کی شکل میں تھیں، اور اس وقت تک ہندوستان میں کوئی ایسا ترقی یافتہ رسم خط نہ تھا جو خواص سے نکل کر عوام تک پہنچ چکا ہو۔ اس کے برعکس مذہب اسلام کی آمد کے بعد ایک سو سال کے اندر اندر عربی زبان اتنی ترقی کر چکی تھی اور ولید بن عبدالملک اور حجاج بن یوسف کی کوششوں سے اس کا رسم خط اِس قدر آسان اور سائنٹفک اور معیاری بن چکا تھا کہ مسلم اثراتِ جہاں جہاں بھی پہنچے وہاں کے لوگوں نے شعوری وغیر شعوری طریقے پر اپنی اپنی بولیوں کے لئے اس رسم خط کو اپنا لیا، یہی حال شمالی ہند کا بھی ہوا، مسلمانوں کی آمد کے بعد وہاں بھی اس رسم خط نے مقبولیت حاصل کرنا شروع کر دی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہاں کی اکثر بولیاں اس رسم خط کا لبادہ اوڑھنے لگیں۔

ایسی صورت میں یہ ناممکن تھا کہ اس دور افتادہ علاقے میں عربی اور فارسی بولنے والے لوگ پہنچے ہوں، اور نصف سدی تک وہ علاقہ مسلم حکومت اور مسلم تہذیب کے زیر اثر رہا ہو اور وہاں یہ رسم خط اپنا اثر نہ دکھائے، وہاں کے غیر مسلموں کے متعلق تو کچھ کہا نہیں جا سکتا البتہ وہاں کے ٹامل بولنے والے مسلمانوں کے متعلق یہ یقینی ہے کہ وہ اس رسم خط سے نہ صرف متاثر ہوئے بلکہ ٹامل زبان کو اس رسم خط میں لکھنے کی ایک باقاعدہ تحریک بھی چلائی اور اس عربی رسم خط میں لکھی ہوئی ٹامل زبان کا نام انھوں نے "عرب ٹامل" رکھا، گو "عرب ملیالم"[۷] کی طرح "عرب ٹامل" آج زندہ اور طاقتور نہیں ہے لیکن اس کا جو کثیر ادب آج بھی ان علاقوں میں محفوظ ہے وہ اس کے شاندار ماضی کا پتہ دیتا ہے اور آج بھی پرانے مذہبی لوگ اس کا نہایت ذوق و شوق کے ساتھ مطالعہ کرتے ہیں۔ اِس وقت ہمارے سامنے اِس عرب ٹامل کے حسب ذیل پانچ رسائل ہیں:

۷۔ تفصیل کے لئے دیکھئے مضمون "عرب ملیالم" مطبوعہ برہان دہلی اپریل ۱۹۷۳ء

۱۔ مفتاح الصبیان حصۂ اول : چالیس صفحات کا یہ چھوٹا سا رسالہ ۳۸ ابواب پر مشتمل ہے، اور اس میں عرب ٹامل سکھانے کے ابتدائی قواعد درج ہیں۔ پہلے ہی صفحہ پر بالترتیب عربی اردو اور عرب ٹامل کے حروف تہجی دیے گئے ہیں اور پھر ہر باب میں عربی زبان کے ابتدائی قواعد کو چھوٹے چھوٹے جملوں کی مدد سے واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ آخر میں عرب ٹامل میں لکھا ہوا ناشر کا اشتہار اور پرنٹ لائن ہے۔

۲۔ ترجمۂ اربعین حدیث مع نصیحت نامہ : یہ رسالہ ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں چالیس منتخب احادیث کا بغیر عربی متن کے صرف ٹامل میں ترجمہ دیا گیا ہے۔ آخر میں چند دعائیں ہیں، ناشر کا اشتہار ہے اور عرب ٹامل میں مذکورہ ناشر کے شائع کئے ہوئے انیس رسائل کے نام اور ان کی قیمتیں درج ہیں۔

۳۔ تَوَدُّدُ وِجِنَّادِ مسئلہ مختصر : یہ رسالہ چالیس صفحات پر مشتمل ہے، اس میں مذہب اور تصوف کے مختلف مسائل پر چار مختلف عالموں کی طرف سے دئے ہوئے جواب سوالوں کے ساتھ درج ہیں اور آخر میں ناشر کی پرنٹ لائن ہے۔

۵۔ رحیا ترجمۂ کریا : یہ رسالہ ۴۸ صفحات پر مشتمل ہے، اس میں ایک ایک کر کے پہلے فارسی شعر دئے گئے ہیں اور پھر ان کے نیچے عرب ٹامل میں ان کا ترجمہ ہے۔ ابتدا میں ایک صفحہ کی تمہید ہے جس میں اس کے مترجم شاہ محمد ضیاء الدین القادری کا تذکرہ ملتا ہے۔ آخر میں ناشر کا اشتہار ہے۔

۵۔ گُرتَین مَالَیْ : یہ رسالہ منظوم ہے اور صرف ۱۶ صفحات پر مشتمل ہے اور اس میں ابوالحسن شاذلی کی شان میں، عرب ٹامل کے ایک شاعر غنیا محمد تُلَپّور کے قصائد ہیں۔

یہ سارے رسائل ایم، جی، شاہ الحمید لببیہ اینڈ سنس مدراس کے شائع کردہ ہیں۔ صرف "رحیا" میں سنہ طباعت درج ہے جو ۱۳۳۰ھ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ رسائل تقریباً ۶۴ سال پرانے ہیں۔ اِن رسائل کی مدد سے عرب ٹامل کا ایک صوتی و صرفی

جائزہ یہاں پیش کیا جاتا ہے۔ جن کو اس مضمون سے دلچسپی ہو وہ ہمارا مضمون "عرب ملیالم" مطبوعہ برہان بابت اپریل ۱۹۷۳ء کو بھی پیش نظر رکھیں۔

(۴)

مصوتے: ٹامل میں کل تیرہ مصوتوں کے لئے تحریری علامتیں پائی جاتی ہیں جن میں گیارہ تو سادہ مصوتے ہیں اور دو جڑواں، ان میں سات سادہ اور دو جڑواں مصوتے ایسے ہیں کہ جن کو عربی اعراب کسرہ، فتحہ، ضمہ اور عربی حروف علت 'ی' 'ا' 'و' اور ہمزہ کی مدد سے حاصل کیا جاسکتا ہے، جیسے:

سادہ مصوتے: اِ [i] ، اِیْ [i:]، اَ [a] ، 'ا' [a:] ،
اُ [u] ، اُوْ [u:] أ [ɔ]

جڑواں: اَیْ [ɔi] ، اَوْ [ɔu]

عرب ٹامل میں بھی ان مصوتوں کو حاصل کرنے کے لئے یہی طریقہ اختیار کیا گیا ہے، لیکن ٹامل کے اگلے اور پچھلے میانی مصوتے چاہے وہ مقصور ہوں یا ممدود ان کے اظہار کے لئے عربی میں کوئی مخصوص علامت نہیں ہے، اس کمی کو پورا کرنے کے لئے عرب ٹامل میں علامت ضمہ میں تھوڑا سا تصرف کیا گیا مثلاً یہ کہ جہاں [e] کی آواز پیدا کرنی ہو وہاں الف کے نیچے الٹا پیش ـــ دیا گیا ہے اور جہاں [o] کی آواز پیدا کرنی ہو وہاں الف کے اوپر الٹا پیش ـــ دیا گیا ہے اور ان کی ممدود آوازوں کے لئے اس کے بعد بالترتیب 'ی' اور 'و' بڑھا دیے گئے ہیں۔ جیسے:

اِ	[e]	اِیْ	[e:]
اُ	[o]	اُو	[o:]

اس طرح کسی نئی علامت کا اضافہ کئے بغیر ہی خود عربی اعراب اور حروف علت کی مدد سے عرب ٹامل میں ٹامل کے پورے تیرہ مصوتوں کے اظہار کی گنجائش پیدا کر لی گئی ہے اور

انھیں مستقل طور پر استعمال کیا گیا ہے۔

مصمتے : ٹامل میں مختلف مصمتی آوازوں کے اظہار کے لئے ۲۳ تحریری علامتیں ہیں جن میں بعض علامتیں ایک سے زیادہ آوازوں کو بھی ظاہر کرتی ہیں۔ اِن آوازوں کو عربی حروف کی مدد سے ظاہر کرنے کے لئے جو طریق کار اختیار کیا گیا ہے اس کی تفصیل یہ ہے :

(الف) ۱۳ ٹامل آوازیں ایسی ہیں جو عربی فارسی میں بھی پائی جاتی ہیں اور ان کے اظہار کے لئے اِن زبانوں میں تحریری علامتیں بھی موجود ہیں، اِن علامتوں کو جوں کا توں رہنے دیا گیا ہے، جیسے :

ک [K] چ [č] ج [ǰ] ت [t]
ہ [h] ش [š] س [S] و [v]
ن [n] م [m]
ل [l]
ر [r]
ی [y]

(ب) دس ٹامل کی آوازیں ایسی ہیں جن کے اظہار کے لئے عربی میں کوئی تحریری علامت نہیں ہے، اس مشکل کام کو حل کرنے کے لئے عربی کی اُن تحریری علامتوں میں نقطوں کی مدد سے تصرف کیا گیا ہے جو اُن سے قریبی آوازوں کے اظہار کے لئے مخصوص ہیں، جیسے

ڢ [p] ڊ [ṭ]
ڽ [ṇ] ڹ [n] ڠ [ŋ]
ڔ [ṛ] ي [r]
ڞ [ḷ] ڝ [ẓ]

[kš] اس آواز کے لئے عرب ٹامل میں کوئی علامت مخصوص نہیں کی گئی۔

(ج) بعض آوازوں کے لئے ٹامل میں دو دو علامتیں ہیں جیسے دندانی انفی آواز [ن] اور تھپکدار آواز [ر] ان کے اظہار کے لئے مذکورہ ایک ایک علامت ہی سے کام لیا گیا ہے۔

(د) ٹامل کی بعض تحریری علامتیں ایسی ہیں جو مسموع اور غیر مسموع دونوں آوازوں کی ترجمانی کرتی ہیں جیسے

'پ' 'ب' کی بھی آواز دیتی ہے

'ٹ' 'ڈ' کی بھی آواز دیتی ہے

'ت' 'د' کی بھی آواز دیتی ہے

'ک' 'گ' کی بھی آواز دیتی ہے

عرب ٹامل میں ان میں دو یعنی 'پ' اور 'ت' کی مسموع وغیر مسموع آوازوں کے لئے الگ الگ علامتیں ہیں، جیسے

ف [p] ب [b]

ت [t] د [d]

(د) عرب ٹامل میں [د] کی ٹامل آواز کے لئے مستقل طور پر علامت [ت] اور [ث] سے کام لیا گیا ہے۔

(ہ) عرب ٹامل میں چونکہ عربی اسما، صفات، افعال اور حروف جار وغیرہ کا بھی استعمال ہوا ہے اس لئے عربی کی وہ تحریری علامتیں بھی رہنے دی گئی ہیں جو عربی زبان سے مخصوص ہیں جیسے ث، ح، خ، ذ، ز، ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق وغیرہ۔

اس طرح عرب ٹامل سکھانے والی مفتاح الصبیان میں عرب ٹامل کی جملہ آوازوں کے لئے جو تحریری علامتیں دی گئی وہ حسب ذیل ہیں:

اب تـ ث ج چ ح خ د ڊ ر ڔ ز س ش ص ݾ ض ݻ ط ظ ع غ

پ ع ف ڤ ق ک ل م ن ڹ ڽ ن ي و ه لا ء ي ے

(۵)

صرف ونحو: ہمارے سامنے اس وقت عرب ٹامل کے جو چار رسائل ہیں ان میں دو یعنی "تودّد وجناد مسئلہ" اور "ترجمہ اربعین حدیث" چونکہ خالص مذہبی احکام اور احادیث کی تفسیر سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے ان میں عربی الفاظ ومحاورات کا استعمال بڑی کثرت سے ملتا ہے تیسرا رسالہ "رحیما" بھی چونکہ اخلاقیات سے تعلق رکھتا ہے اس لئے اس میں بھی عربی ترکیبوں کا استعمال کسی حدتک پایا جاتا ہے لیکن چوتھا "کُرمن مالیٔ" رسالہ چونکہ محض ایک تعریفی نظم ہے اس لئے اس میں سوائے ایک آدھ عربی نام کے اور کوئی عربی لفظ نہیں، یہ خالص ٹامل میں ہے اور محض رسم خط عربی ہے۔ اس طرح چونکہ ہمارے سامنے عرب ٹامل کے محض چند ہی نمونے ہیں اس لئے وثوق کے ساتھ یہ بتانا مشکل ہے کہ اس میں بحیثیت مجموعی رسم خط کے علاوہ عربی اور ٹامل کا ملاپ کس حدتک پایا جاتا ہے اور ان کی صرفی ونحوی کیفیت کیا ہے، البتہ مذکورہ بالا تین رسائل میں اس ملاپ کی جو جھلکیاں نظر آتی ہیں وہ یہاں پیش کی جاتی ہیں۔ چونکہ اس سے پیشتر ہمارا ایک مضمون عرب ملیالم پر برہان میں شائع ہوچکا ہے اور ٹامل اور ملیالم کے صرفی ونحوی اجزا ایک جیسے ہیں اس لئے ہم نے سہولت کی خاطر جگہ جگہ ٹامل کے ساتھ ملیالم کا بھی ذکر کردیا ہے۔

۱۔ اسماء (الف) عدد: ملیالم کی طرح ٹامل میں بھی علامت جمع کے طور پر [کھڞ] کا ہی استعمال ہوتا ہے، عرب ٹامل میں بھی ہمیں اس کا استعمال عربی اسماء کے ساتھ بہ کثرت ملتا ہے، اور یہ علامت عربی اسم واحد اور اسم جمع دونوں کے ساتھ مستعمل ہے۔

واحد کے ساتھ: مثل + کھڞ = مثلکھڞ مثالیں

حدیث + کھڞ = حدیثکھڞ احادیث

جمع کے ساتھ: علماء + کھڞ = علماکھڞ علماء

آیات + کہف = آیاتکہف آیات

(ب) حالتیں : ٹامل میں بھی اسمار کی وہ سب حالتیں پائی جاتی ہیں جو اور زبانوں میں عام ہیں یعنی فاعلی حالت، مفعولی حالت، آلی حالت، زمانی یا حالت مفعول ثانی، استخراجی حالت، اضافی حالت اور مکانی حالت اور ندائی حالت، ان حالتوں کی نشاندہی کے لئے ٹامل اسمار کے ساتھ جو لاحقے استعمال ہوتے ہیں وہ تقریباً وہی ہیں جو ملیالم میں بھی پائے جاتے ہیں اور ان کا استعمال بھی عرب ٹامل میں عربی اسمار کے ساتھ ویسے ہی عام ہے جیسے عرب ملیالم میں۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں :

حالت :	علامت :	عربی اسمار کے ساتھ :
فاعلی	ھ	ھ
مفعولی	اَیْ (ai) = کو	عبادت + ای = عبادتَیْ (عبادت کو)
		مسجد + ای = مسجدَیْ (مسجد کو)
آلی	آل (a:l) = سے له	وجود + آل = وجودال (وجود سے)
	اُوڈُ (o:du) = کے ذریعے	جماعت + اُوڈُ جماعتوڈُ (جماعت کے ذریعے)
زمانی یا مفعول ثانی	اُکُّ (uKKu) = کو له	عشاء + اُکُّ عشاءکُّ (عشاء کو)
	اُکّاکَ (uKKaga) = کے لئے	عبادت + اُکّاکَ = عبادتکّاکَ (عبادت کیلئے)
استخراجی	اِل (il) = میں له	مذہب + اِل = مذہبِل (مذہب میں)
	اِلرُنْڈُ (ilurundu) = میں سے	جیب + اِلرُنْڈُ جیبلرُنْڈُ (جیب میں سے)
اضافی	اِنْ (in) = کا له	محبت + اِن محبّتِن (محبت کا)
	اُدَیَّ (udayya) = کا	شیطان + اُدَیَّ شیطانُدَیَّ (شیطان کا)
مکانی	اِل (il) = میں له	آخرت + اِل آخرتِّل (آخرت میں)
	اِدَتّلِ (idattil) = کے پاس	جاہل + اِدَتّلِ جاہلِدَتّلِ (جاہل کے پاس)
ندائی	اِے (e:) = او	

(ج) مرکب اسمار : ہمیں عرب ٹامل میں مذکورۂ بالا مفرد اسمار کے علاوہ جو کہ مختلف ٹامل علامات حالت کے ساتھ ملتے ہیں بعض ایسے مرکب اسمار کی بھی مثالیں ملتی ہیں جن میں عربی اسمأ کے ساتھ ٹامل اسمار کو جوڑا گیا ہے جیسے :

اِرُوُ (رات) معراجِرُوُ (معراج کی رات)

ماثَم (مہینہ) رمضان ماثَم (رمضان کا مہینہ)

اس سلسلہ میں دو تعظیمی لاحقے خصوصیت کے ساتھ استعمال ہوئے ہیں۔

آر (ar)(صاحب) جیسے قاضی + آر = قاضیار (قاضی صاحب)

مار (mar)(محترم) امت + مار = اُمتار (محترم امت)

۲۔ صفات : عرب ٹامل میں ایسی مثالیں متعدد ملتی ہیں جن میں ٹامل صفات عربی اسمار کے ساتھ استعمال ہوئی ہیں، چونکہ ٹامل میں اردو کی طرح صفت ہمیشہ موصوف سے پہلے آتی ہے اس لئے عرب ٹامل میں بھی یہ صفات موصوف کے پہلے ہی آئی ہیں جیسے اَرِنْتَ عالم (بہترین عالم)، بجرِیان عمل (صحیح عمل) نَلّ کتاب (اچھی کتاب) وغیرہ۔

ان صفات میں ٹامل صفت عددی کا استعمال عربی اسمار کے ساتھ خاص طور پر زیادہ ملتا ہے چاہے وہ صفت، عدد ذاتی (cardinal) سے متعلق ہو جیسے اُرُ حدیث (ایک حدیث) اَینْتُ وَقْتُ (پانچ وقت) وغیرہ، یا عدد ترتیبی (Ordinal) سے متعلق ہو جیسے مُوْنْرَاوَتْ سوال (تیسرا سوال) نَالَاوَتْ جواب (چوتھا جواب) وغیرہ یا عدد مکسور (fractional) سے متعلق ہو جیسے کالُ سورۃ (پاؤ سورہ) وغیرہ

۳۔ ضمائر : عرب ٹامل میں، ٹامل کی شخصی ضمیریں تو ان کی اپنی اصلی حالت میں موجود ہیں لیکن ضمائر استفہامیہ اور ضمائر اشارہ کا استعمال عربی عناصر کے ساتھ بھی ملتا ہے، جیسے :

استفہام : یَارُ (کون) منافق یَارُ (منافق کون)

پیۃَ (کیا) حکم پیۃَ (حکم کیا)

	یَعِکُ	(کہاں)	مسجد یَعِکُ مسجد کہاں
اشارہ:	اِنْتَ	(یہ)	اِنْتَ کتاب (یہ کتاب)
	اَنْتَ	(وہ)	اَنْتَ مدرسہ (وہ مدرسہ)
	یِنْتَ	کونسا	یِنْتَ قلم (کونسا قلم)

حروف جار: متعدد حروف جار کا ذکر اسم کی حالتوں کے سلسلہ میں اوپر ہو چکا ہے، لیکن ان کے علاوہ بھی بعض ایسے ٹامل حروف جار ملتے ہیں جو عرب ٹامل میں عربی اسمار کے ساتھ مختلف حالتوں میں استعمال ہوئے ہیں، جیسے مُنّیُ (آگے) پِنّیُ (پیچھے) وَرِیلُ (تک) فُوْلُ (جیسا) وغیرہ۔ اِن میں وَرِیلُ (تک) کا استعمال فاعلی حالت میں جیسے: صبح وَرِیلُ (صبح تک)، فُوْل (جیسا) کا استعمال مفعولی حالت میں جیسے نَبِیُ فُوْلُ (نبی کے جیسا) اور مُنْ پِنْ (آگے پیچھے) کا استعمال زمانی حالت میں جیسے رِنِیَّتْ مُنَّمْ پِنَّمْ (نیت سے پہلے بھی اور بعد بھی) میں ملتا ہے۔

اِن حروف جار میں حرف عطف [اُمْ] بھی شامل ہے جو عرب ٹامل میں عربی اسمار کے ساتھ بہ کثرت استعمال ہوا ہے جیسے بَقَرَۃِ وِنُرسوس تِلُمْ آل عمران سُوتِلُمْ (بقرہ نامی سورہ میں بھی آل عمران نامی سورہ میں بھی)

افعال: عرب ملیالم کی طرح عرب ٹامل میں بھی ایسے افعال کی بہتات ہے جو عربی مادّوں اور ٹامل لاحقوں سے مل کر بنے ہیں اور یہ ٹامل لاحقے زیادہ تر ذیلی افعال کی صورت میں ہوتے ہیں، مواد (corpus) کی کمی کی وجہ سے ان افعال کی پوری تفصیل زمانہ، گردان اور صیغوں کی قید کے ساتھ نہیں پیش کی جا سکتی تاہم بہ طور نمونہ ایسے افعال کی دو چار مثالیں یہاں پیش کی جاتی ہیں:

موت + اوان = موتاوان (مرے گا)

عمل + اِرکرِتُ = عملاکرِتُ (عمل ہوتا ہے)

قبول + چیَّفْبَدُّم = قبول چیَّفْبَدُّم (قبول کیا جائے گا)

قواعد کے مذکورۂ بالا چند بنیادی عناصر سے ہٹ کر جب ہم عرب ٹامل کا بحیثیت مجموعی مطالعہ کرتے ہیں تو پتہ چلتا ہے کہ ترتیب الفاظ، جملوں کی ساخت اور دوسری نحوی خصوصیات کے معاملے میں وہ ٹامل سے کسی طرح الگ نہیں ہے بلکہ اسی کا ایک مخصوص تہذیبی رخ ہے۔ ذیل میں کچھ عبارتیں دی جاتی ہیں تاکہ اس کی مجموعی حیثیت واضح ہو کر سامنے آئے۔

سُوالُ: اِسلَامِنَّمْ مَادُکَّمْ یِتَّنَیْ کَارِیَتِّنْ نِیرِلْ پِدْ کَعَّدَّ ثَایِرکَّمْ یِنُرْ کِیدَّ ادُ

(اسلام کہلانے والا مذہب کتنے کاموں کے نام پر قائم ہے، کرکے، انھوں نے پوچھا)

جواب: اَیِنْتُ کَارِیَتِّنْ نِیرِلْ پِدْ کَفَدَّ ثَایِرکَّمْ یِنُرْ چَنَّادْ کلمۃ تُضُکَیُ نُونْبُ حَجّ زَکَاۃُ اِوَّیِنْتُ کَارِیَمْ چِیوْثَایُرکَّمْ

(پانچ کاموں کے نام پر قائم ہے، کرکے کہا، کلمہ، نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ یہ پانچ کام کرنے چاہئیں)

سوال: شَہَادَۃ کَلِمَۃ وِنُرَث یِنْوِنُرْ کِیدَّاد

(کلمۂ شہادت کہیں تو کیا، کرکے، پوچھا)

جواب: اَثَاوَتْ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہٗ ورسولہٗ یِنُرْ چَنَّاجَنْ (وِجنَادِ مَسْئلہ ص ۱۳)

(یعنی اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ، کرکے، کہا)

حَدِیثُ یَا ثِرُونُ طَالِبُ العِلْمُکَّ اِرْ دِرْھَمْ وِضَبْکَاشُ کَدْ تَالُ اللہ اُدَیْ فِی سَبِیْلِ تَنْکَ مَلَیْ کَدْ تَتُ بَوْلا یِرُکّمْ (نَادِبْثُ حدیث ص ۱۴)

(جو کوئی ایک طالب علم کو ایک درہم چاندی کا سکہ دے گا وہ اللہ کی راہ
میں ایک سونے کا پہاڑ دینے کے برابر ہوگا)

ازیں پس مکن تکیہ بر روزگار
کہ ناگہ زجانت برآرد دمار

اِتَن بِنَ کالَتِن ہِیَل نمفکَی وَیَاہی ہِینَل تِدِیرِنُو اُنّدَی اُیرِلِرنُت
مَرنَتِی تُہ نَدُوَرُمُ (ررچیا ص ۴۴)

(اس کے بعد زمانہ پہ بھروسہ مت کر، کیونکہ اچانک وہ تیری جان پہ
ہلاکت لے آئے گا۔)

ضروری اعلان

رسالہ برہان کے خریداران اور ممبران کے لئے یہ اعلان ضروری ہے کہ اگر آپ کو ڈاکخانے کی بدنظمی کی وجہ سے رسالہ نہیں ملتا ہے تو آپ فوراً ایک شکایتی خط منیجر برہان کے نام بھیجیں تاکہ اس کی تعمیل کی جائے ورنہ بعد میں ہم تعمیل کرنے سے قاصر رہیں گے۔

آپ حضرات سے استدعا ہے کہ اپنے حلقۂ احباب میں ممبر سازی اور برہان کی خریداری کی جد و جہد فرمائیں۔ آپ کا یہ ادارہ علمی خدمت کرنے میں ایک عرصے سے سرگرداں ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے یہ ٹھوس کوششیں آپ کے فرائض میں داخل ہیں۔

جنرل منیجر ماہنامہ برہان دہلی